محسوس ہونے لگتی ہیں۔ روزہ دراصل ترک گناہ، اعمال صالحہ وحسنہ کی طرف رغبت اور شہوات پر مکمل غلبہ ودسترس حاصل کرنے کا نام ہے اور ان صفات کے ساتھ اس مبارک مہینے میں انسان کو خود سازی کی توفیق حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت امام سید سجاد علیہ السلام ماہ رمضان المبارک کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں: "السلام علیک یا عید الاولیاء" یعنی اے خدا کے دوستوں کی عید یعنی رمضان المبارک تجھ کو میرا سلام واضح رہے کہ رمضان المبارک کو خداوند عالم کے دوستوں کا درجہ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب لوگ اس مبارک مہینے میں گناہ نہ کریں، خود سازی وپاکیزگی نفس میں سرگرم رہیں کیونکہ خداوند عالم نے اس مہینے میں ان کاموں کے لئے زمین ہموار کر رکھی ہے۔

بہر حال رمضان المبارک کی عظمت و فضیلت کے سلسلے میں بہت کچھ بیان کیا جا سکتا ہے کیونکہ دینی کتابوں میں اس کی فضیلتوں کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے اور اس کی عظمتوں کے سلسلے میں پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے زریں اقوال وارشادات بھی موجود ہیں جنہیں اس مختصر مقالے میں تو نہیں بیان کیا جا سکتا البتہ یہ ضرور دعا کی جا سکتی ہے کہ خداوند عالم اس مبارک مہینے میں ہم لوگوں کو ان تمام اعمال کے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے جن سے اس کی قربت وخوشنودی حاصل ہو سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قوت کشش علیؑ کے رموز

از: استاد شہید مرتضیٰ مطہری

علیؑ سے والہانہ محبت اور عشق کے کیا اسباب ہیں؟

کسی نے اب تک اس راز سے پردہ نہیں اٹھایا۔ یعنی محبت علیؑ کے رموز واسرار کے کشف کا کوئی فارمولا یا طریقہ اب تک ایجاد نہیں ہو سکا۔ محبوب میں کوئی ایسی شے ہوتی ہے جو محب کو نہایت حسین وخوبصورت نظر آتی ہے اور وہ اس طرف کھنچتا چلا جاتا ہے۔ یہ جذب ومحبت، جب اعلیٰ منزل پر فائز ہو جاتی ہے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ علی علیہ السلام دلوں کے محبوب اور انسانوں کے معشوق ہیں۔ کیوں؟ اور کن اسباب کی بنا پر؟ ذات امیر المومنینؑ کی حیرت انگیز صفتیں، اعلیٰ مرتبت اور عدیم النظیر خصوصیات انسان کو عشق پر برانگیختہ اور دلوں کو والہ وشیدا بنا دیتی ہیں۔ عشق علیؑ کا یہ اثر عاشق کو حیات جاودانی اور لافانی زندگی عطا کر دیتا ہے۔ جس کے دل میں ان کی معرفت پیدا ہو جاتی ہے پھر وہ انسان اپنے کو مردہ نہیں سمجھتا بلکہ مرنے کے بعد بھی اسے اپنے زندہ رہنے کا یقین پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ علیؑ کی دوستی ومحبت ان کے سراپا سے نہیں ہے کیونکہ ان کا جسم اطہر آج ہمارے درمیان نہیں ہے اور نہ ہمیں اس کا احساس وتصور ہی ہے۔ اور نہ علیؑ کی محبت اس قسم کی ہے جو کسی ہیرو سے اس کے کارناموں کی بنیاد پر پیدا ہو جاتی ہے اور جو تقریبا ہر ملک اور ہر قوم میں پائی جاتی ہے۔ جب ہم علیؑ سے محبت کی بات کرتے ہیں تو یہ محبت اخلاق اور انسانی فضیلتوں کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ در حقیقت علیؑ سے محبت انسانیت سے محبت ہے۔ علیؑ انسان کامل کا ایک مظہر تھے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان، انسانیت کے ایک ارفع واعلیٰ نمونہ کو دوست رکھتا ہے۔ اور اگر علی علیہ السلام ان تمام انسانی فضائل وخصوصیات کے حامل تھے جو علم وحکمت وفداکاری، انکساری، تواضع وفروتنی، ادب، مہربانی، رحم وکرم، حلم والطاف، غربا پروری، کمزوروں کی دستگیری، عدل وانصاف، آزادی، احترام انسان، ایثار، شجاعت، مروت ومردانگی، دشمنوں سے حسن سلوک جود وسخاوت وغیرہ سے متعلق ہیں تو ان سے محبت اور دوستی، انسان دوستی کا ایک عمل ہے۔ لیکن اگر علیؑ میں مذکورہ سارے

صفات تو موجود ہوتے اور ان میں عشق الٰہی کا جذبہ مفقود ہوتا تو آج جس قدر ان سے محبت وعشق میں والہانہ جذبہ کارفرما ہے، وہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

علیؑ کی محبوبیت کا راز یہ ہے کہ ان کا رشتہ اللہ سے تھا۔ علیؑ کو چونکہ ہم اللہ کی ایک بزرگ آیت اور مظہر صفات خدا سمجھتے ہیں، ہمارا عشق ان سے اور زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ درحقیقت عشق علیؑ کا سبب ان کا خدا سے رشتہ اور قربت ہے۔ جو ان کی فطرت وسرشت کا جز ہے۔ اور چونکہ یہ فطرت جاودانی ہے لہٰذا محبت علیؑ بھی جاودانی اور غیر فانی ہے۔

علیؑ کی زندگی کے نہ جانے کتنے تابناک پہلو ہیں۔ چونکہ انہیں دائمی طور سے درخشندہ اور تابندہ قرار دیا گیا ہے تو اس کی وجہ ان کا ایمان اور اخلاص ہے۔ اور اسی شئے نے ان کی ذات گرامی میں جذبۂ الٰہی کی بلند ترین منزل پیدا کر دی تھی۔

سودہ ہمدانی ایک نہایت جری، بے باک اور علیؑ کی محبت میں سرشار خاتون تھیں۔ معاویہ کے دربار میں انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی زبردست تعریف وتوصیف بیان کی اور ان کے وصف وکمال کے بارے میں فرمایا:

"خدا کی رحمت اور اس کا درود نازل ہو علیؑ پر جنہیں زمانہ نے ہم سے جدا کر دیا۔ لیکن ان کے ساتھ عدل وانصاف بھی قبر میں دفن ہو گیا۔ انہوں نے اللہ سے ایک عہد کر رکھا تھا اور پھر اس عہد سے کبھی جدا نہیں ہوئے۔ اور وہ حق اور ایمان کے ساتھ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔"

صعصعہ بن صوحان عبدی، امیر المومنین علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی اور مخلص وجاں نثار عاشق تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دفن امیر المومنینؑ میں شرکت کی تھی۔ جب دفن سے فارغ ہوئے اور آپ کے جسد خاکی کو سپرد خاک کر چکے تو صعصعہ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے دل پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے سر پر خاک ڈالتے ہوئے کہنے لگے:

> علیؑ کی محبوبیت کا راز یہ ہے کہ ان کا رشتہ اللہ سے تھا۔ علیؑ کو چونکہ ہم اللہ کی ایک بزرگ آیت اور مظہر صفات خدا سمجھتے ہیں، ہمارا عشق ان سے اور زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔

"مولا آپ کی موت بھی ایک شاندار موت تھی۔ آپ کی جائے ولادت بھی طیب وطاہر تھی۔ آپ کا صبر وضبط بھی ایک نشان فتح ہے اور آپ کا جہاد بھی بلند منزلوں کا حامل تھا۔ آپ کا درس حکیمانہ، فکر پاکیزہ وبلند، تجارت فائدہ بخش اور سفر آخرت شاندار تھا۔"

"آپ اپنے خالق کی طرف تشریف لے گئے اور اس نے بھی آپ کو خوش آمدید کہا۔ اس کے فرشتے آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ کے ہمسایہ میں آپ جا کر بس گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے بھائی کا قرب عطا کیا۔ اور آپ اپنے بھائی جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی منزل میں پہونچ گئے۔ اور کوثر کے لبالب جام سے سیراب ہو گئے۔"

"میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں آپ کی پیروی اور اطاعت کی قوت باقی رہے اور میں آپ کی سیرت وطریقہ پر عمل کر سکوں۔ آپ کو دوست رکھوں اور دشمنوں سے اظہار بیزاری کرتا رہوں اور حشر کے دن میں آپ کے دوستوں کی جماعت کے ساتھ محشور ہوں۔"

"آپ نے علم وکمال وفضل کے وہ دروازے کھول دئے جو دوسرے نہ کر سکے۔ اور اس منزل عرفان ومعرفت تک پہونچے جہاں دوسروں کی رسائی نہ ہو سکی۔ آپ نے اپنے بھائی اور اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ جہاد کیا اور دین خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تاکہ شریعت الٰہیہ قائم ہو جائے۔ فتنہ وفساد کی اصلاح فرمائی۔ اسلام وایمان کو منظم ومستحکم کیا۔ آپ پر بہترین درود وسلام ہو۔"

"آپ کے ذریعہ مومنوں کی پشت مستحکم ہوئی۔ اور ان کی راہیں منور ہو گئیں۔ سنت رسولؐ اور احکام الٰہی کو بقائے دوام حاصل ہوا۔

ناممکن ہے کہ آپ کے بیشمار فضائل ومناقب میں سے ایک بھی اپنے اندر پیدا کرسکوں۔ پیغمبرؐ خدا نے جب بھی آپ کو پکارا ہمیشہ آپ کو اپنی خدمت کے لئے کمربستہ پایا۔ دوسروں کے مقابلہ میں پیغمبرؐ کے حضور آپ ہمیشہ ممتاز و محبوب رہے۔ ان کی نصرت وحمایت میں ہمیشہ آگے رہے

سے پہلے اعلان اسلام فرمایا۔ یقین کی آخری منزل پر فائز، دل معرفت الٰہی سے لبریز، اصحاب پیغمبرؐ میں سب سے بڑھ کر جاں نثار اور آپ کا نصیب سب سے بہتر تھا۔"

"خداوند عالم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے غم سے کبھی محروم نہ کرے اور آپ کے

اور یہ واضح حقیقت ہے کہ لوگوں نے دین پر دنیا کو ترجیح دی۔ علیؑ کے عدل وانصاف اور راہ اسلام میں بے لچک رویہ کو نہ برداشت کرسکے۔ اس کی ان کے دلوں میں تاب نہیں تھی۔ اور آخر کار دشمن کے سرد اور خشک ہاتھ آگے بڑھے اور انہیں عین حالت سجدہ میں شہید کردیا۔

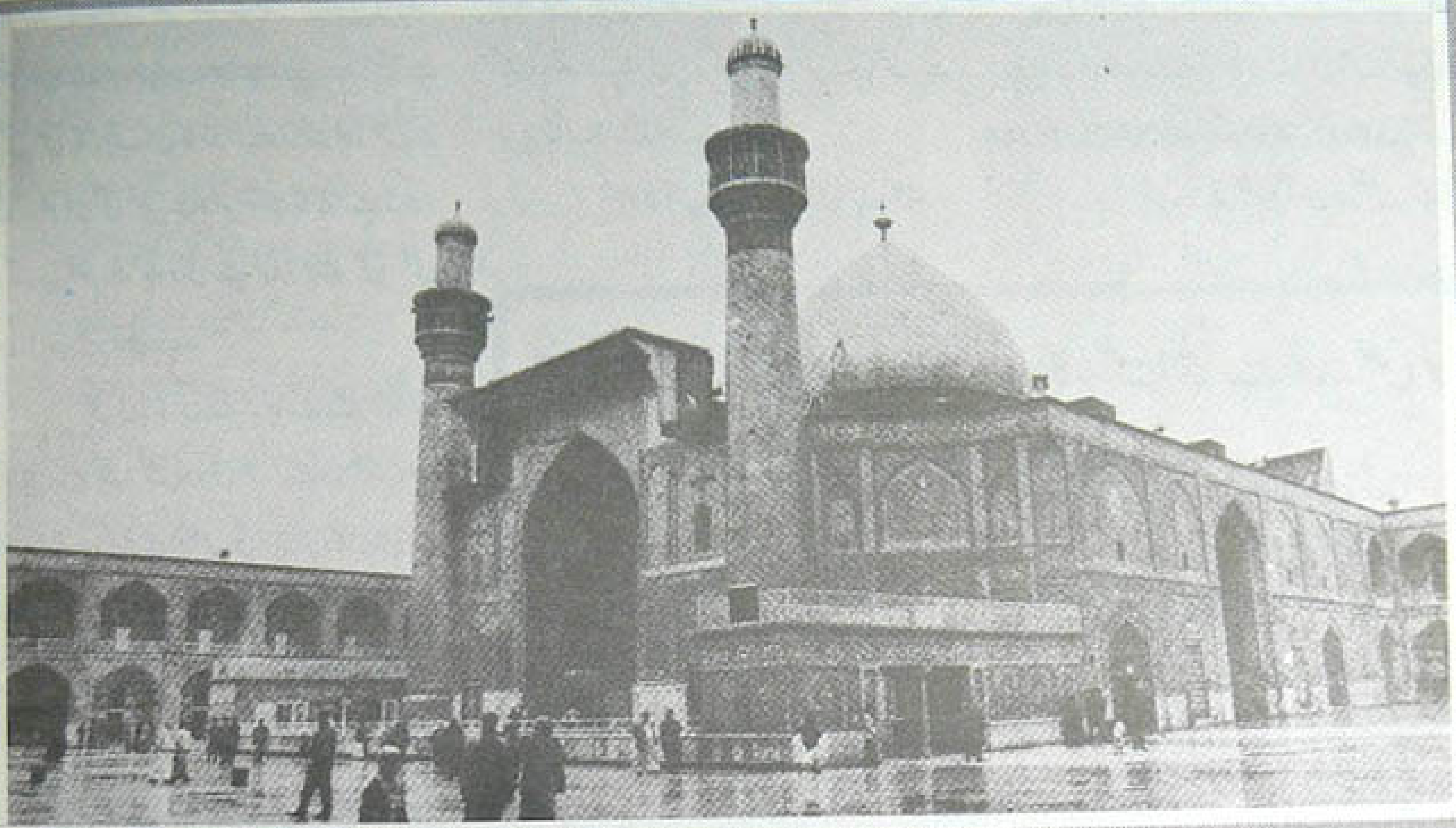

اور جان کی بازی لگا کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ خوف ودہشت کے موقعوں پر نڈر ہوکر اپنی شمشیر ذوالفقار سے حملے کئے اور ظالموں اور کافروں کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ شرک وکفر ونفاق وجہالت کی بنیاد اکھاڑ ڈالی۔ گمراہوں کو خاک وخون میں ملاکر آتش جہنم کے سپرد کردیا۔ اے مومنوں کے سید وسردار۔ زندہ باد وپائندہ باد۔"

"آپ پیغمبر اسلامؐ کے نزدیک ترین لوگوں میں تھے۔ آپ ہی وہ ہیں جس نے سب

بعد، ہمیں ذلیل ورسوا نہ کرے۔"

"خدا کی قسم! آپ کی زندگی خیر وبرکت کی کلید تھی۔ اور شر کی راہوں کو بند کرنے والی تھی آپ کی موت نے ہر طرح کی برائیوں کا دروازہ کھول دیا اور ہر راہ خیر بند کردی۔ اگر لوگوں نے آپ کی ہدایت اور رہنمائی قبول کی ہوتی تو آسمان وزمین سے اللہ کی نعمتوں کی بارش ہوتی۔ لیکن انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی۔"

علیؑ سے دوستی ومحبت کا دعویٰ کرنا گویا اپنے آپ کو فراموش کردینا ہے کہ آپ کی راہ ولاو محبت میں سر دینے اور دار پر چڑھ جانے کی بے نظیر مثالیں ہیں جنہیں تاریخ نے اپنے صفحات میں محفوظ کرلیا ہے۔ یہ راہ اسلام وراہ علیؑ میں قربانیوں کی اور جان دینے کی تابناک داستانیں ہیں جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

☆☆☆